ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

از الفضل ینبئ بتنشیع آسیہ قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم جمعۃ المبارک

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ - ماہ امان ۱۳۲۲ ہش - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ناصر آباد سے ۶ - تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں :- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے حضورؑ کے اہل بیت و خدام بھی خیریت سے ہیں - الحمد للہ ؛

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو تا حال سر اور آنکھوں میں درد کی شکایت ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ جو آنکھ میں " کالا پانی " کے اپریشن کے لئے لاہور گئے تھے - اپریشن کے بعد واپس آگئے ہیں - زخم اب اچھا ہے - اگلے ماہ سفید موتیا کا اپریشن ہوگا - احباب ان کی کلی صحت کے لئے دعا کریں ؛

جلد ۳۱ | ۱۲ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ ھ | ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ ء | نمبر ۶۱

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ ھ

گاندھی جی کے برت کے حربہ کی ناکامی کا اعتراف

گاندھی جی نے ۱۰ - فروری کو جو برت رکھا تھا - اور جس کے سلسلہ میں ملک کے طول و عرض میں ۲۱ - دن تک سیاسی ہنگامہ بپا رہا - وہ ۳ - مارچ کو ختم ہوگیا - اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے - کہ بخیر و خوبی ختم ہوگیا شروع شروع میں گاندھی جی کی تشویشناک حالت کے متعلق جو بیان شائع ہو رہے تھے - ان سے خطرہ تھا - کہ معلوم نہیں - یہ برت ہندوستان کے لئے کس قسم کے حالات پیدا کرے گا - لیکن جوں جوں گورنمنٹ کی اپنی پالیسی پر مضبوطی آشکار ہوتی گئی - گاندھی جی کی حالت میں بھی اصلاح ہوتی چلی گئی - اور وہ برت کو بخیر و خوبی ختم کر سکے ؛

گاندھی جی کے روزہ کو کامیاب کرنے کے لئے کانگرسی اور ہندو لیڈروں اور اخبارات نے ہندوستان - امریکہ اور انگلستان میں پوری کوشش کی گئی - ملک کے تین سو سرکردہ اور مقتدر لیڈروں کو دارالحکومت دہلی میں جمع کر کے وائسرائے مسٹر ولیم فلپس اور مسٹر چرچل پر دباؤ ڈالا گیا - انگلستان میں ارباب حل و عقد سے اس سلسلہ میں ملاقات کی کوشش کی گئی - اور ان کوششوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یقین کیا جاتا تھا - کہ گاندھی جی اس سیاسی حربہ سے حکومت کو شاید مرعوب کرنے میں کامیاب ہوجائیں - لیکن ایک طرف یہ انسانی کوششیں جاری تھیں - اور دوسری طرف خدائے علیم سے خبر پاکر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ نے گاندھی جی کو تار دیا - کہ وہ اس روزے کو ترک کر دیں - ورنہ یہ ان کے سیاسی اقتدار کے لئے برباد کن ثابت ہوگا - اور ان کی پوزیشن کو خراب کرنے کا موجب ہوگا - اس کے بعد حضور نے ۲۶ فروری کو ایک مضمون بھی رقم فرمایا - جو ۵ - مارچ کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے - اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے تار کے مضمون کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :

" گاندھی جی اگر روزہ نہ توڑیں گے - جیسا کہ آثار سے ظاہر ہے - کہ وہ نہیں توڑیں گے - تو یہ امر ان کی سابقہ حاصل کردہ پوزیشن کو خراب کرنے کا موجب ہوگا "

پھر فرمایا " یہ امر ظاہر ہے - کہ اس کے بعد حکومت کے دل سے ان کے روزہ کا وہ رعب جس کی بدولت انہوں نے بہت سے کام حکومت سے اس کی منشاء کے خلاف کروائے ہیں مٹ جائے گا ..... خلاصہ یہ کہ اگر گاندھی جی روزہ ختم کر سکیں - اور حکومت ان کو قید رکھنے میں کامیاب ہو جائے - تو روزہ کا سابق رعب جاتا رہے گا ... "

نیز حضور نے یہ بھی فرمایا تھا - کہ " کاش گاندھی جی حکومت کی پیشکش کو قبول کر لیتے اور باہر آکر آزادی سے صورت حالات پر غور کر کے اپنے پہلے فیصلہ کو بدل کر ملک کی آزادی کے لئے وہ سچی جد و جہد کرتے - جو ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ناممکن ہے ..... اب بھی وقت ہے - کہ وہ پہلے نقطہ کی طرف واپس لوٹیں - ورنہ یہ برت انہیں بہت مہنگا پڑے گا "

ابھی اس مضمون کی اشاعت پر چند ہی دن گزرے ہیں - کہ گاندھی جی کے برت کے اختتام پر اخبارات میں اس امر کا اقرار کیا جا رہا ہے - کہ گاندھی جی کو برت میں خطرناک ناکامی ہوئی ہے - اور اس رائے کا اظہار صرف ہندوستانی اخبارات نے ہی نہیں کیا - بلکہ امریکہ اور انگلستان کے مشہور و مقتدر اخباروں نے بھی کیا ہے - اس سلسلہ میں ہندوستان کے مشہور اخبار اسٹیٹسمین مورخہ ۸ - مارچ ۱۹۴۳ء کا ایک مضمون قابل مطالعہ ہے - جس میں امریکہ اور انگلستان کے بعض اخبارات کے ضروری اقتباسات دیئے گئے ہیں -

اس مضمون کا عنوان ہے :-

Gandhi's fast failure as political weapon

یعنی گاندھی جی کا برت سیاسی ہتھیار کی حیثیت سے ناکام ہو گیا

(۱) اخبار " سکاٹسمین " لکھتا ہے :- گاندھی جی نے وائسرائے کو لکھا تھا - کہ قید خانہ سچائی اور اہنسا کے پیغام کو پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے - اور صاحب اقتدار لوگ محسوس کریں گے - کہ بے گناہ کانگرسیوں کو گرفتار کرنا ان کی غلطی ہے - لیکن چھ مہینے کی قید کے بعد گاندھی جی کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا - اس کے لئے ان کے اصول ستیہ گرہ نے جو علاج تجویز کیا تھا - وہ یہی تھا کہ برت رکھ کر اپنے آپ کو ایذا پہنچائی جائے - یہ ان کا آخری سیاسی حربہ تھا جسے اب انہوں نے استعمال کر لیا - اور اس میں ناکام رہے .....

گاندھی جی کے روزہ رکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ ان کو اپنے اہنسا کے عقیدے میں پورا یقین نہیں ہے - گاندھی جی جس روحانی قوت کو اپنے روزے سے بیدار کرنا چاہتے تھے - فی الحال اس کا کوئی پتہ نہیں ملتا - مسٹر گاندھی کا برت بطور ایک سیاسی حربہ کے بالکل ناکام رہا ہے - سوال یہ ہے - کہ اگر وہ اکیس دن کی بجائے تین ہفتہ کا برت مکمل کر لیتے - تو کیا گاندھی جی حکومت کے نقطہ نگاہ سے متفق ہوجاتے ؛

(۲) اخبار " ڈیلی سیل " لکھتا ہے - گاندھی جی کے نقطہ نظر سے روزہ کے متعلق ان کا سامنا کیا گیا - اور اپنا مکمل طور پر ناکام ثابت ہوا ہے - کبھی وہ وقت تھا - کہ اس قسم کا واقعہ تمام دنیا کی توجہ مبذول کر لیتا تھا - مگر اس دفعہ اس امر کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکا - اس جہاندیدہ شخص کو جو کئی بار بڑی ہشیاری سے رائے عامہ کو فریب دینے میں کامیاب ہو چکا ہے - آخر کار اپنا شکست دیکھنی پڑی - ہندوستانی نقطہ نگاہ سے ایسی ہی یقینی اور قطعی شکست ہوئی ہے جیسی کہ کسی کو میدان جنگ میں ہو سکتی ہے - اب بھی وقت ہے - کہ گاندھی جی اتحادیوں کی صف میں شامل ہو جائیں - جب تک وہ ایسا نہ کریں گے ان کی شہرت داغدار رہے گی -

۳ - اخبار " ڈیلی ٹیلیگراف " لکھتا ہے :- یہ روزہ اس امر کے لئے ایک دنیوی ہتھیار تھا - کہ گاندھی جی کو آزاد اور کانگرس کو با اقتدار بنایا جائے - مگر ان دونوں مقاصد میں ہی یہ بری طرح ناکام ہوا ہے ؛

(۴) اخبار " واشنگٹن پوسٹ " اپنے ۵ - مارچ کے پرچہ میں یعنی اس دن جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مضمون الفضل میں شائع ہوا - ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا -

The fast that failed.

روزہ جو کہ ناکام ہو گیا - اور اس میں لکھا - گاندھی جی جن مقاصد کو روزہ سے حاصل کرنا چاہتے تھے ان میں ناکامی کی وجہ سے گاندھی جی نے اپنی پارٹی اور اپنے پیرووں پر اپنے اقتدار کو بالکل کمزور کر لیا ہے - ممکن ہے ہندوستان کے لوگ اب بھی گاندھی جی کو کوئی روحانی مرتبہ بدستور دیئے رہیں - مگر ایک سیاستدان کی حیثیت سے اب انہیں گاندھی جی پر کوئی اعتبار نہیں رہے گا - درحقیقت کانگرس کے وقار کو اس سے قبل کبھی بھی اس قدر ضعف نہیں پہنچا - جتنا کہ اب پہنچا ہے ؛

آخر میں بعض ہندوستانی اخبارات کے بعض اقتباسات کا ذکر بھی مختصراً کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے - معاصر " پربھات " ۷ - مارچ نے " برت کا اثر " کے عنوان سے لکھا

دُعائے من

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(یہ دُعا صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ جماعتی رنگ میں بھی مانگی گئی ہے۔ اس کا وزن بھی غیر معمولی ہے یعنی ہر مصرعہ کا وزن ہے "مَفَاعِلُنْ مَفَاعِلُنْ" یا اُردو میں سمجھا گیا کہاں گیا)

(۱)
خدائے من خدائے من   دوائے من شفائے من   قبائے من ردائے من   رجائے من ضیائے من
خدائے من۔ خدائے من   قبول کن دعائے من   ندائے من۔ نوائے من   بجائے من۔ صدائے من

(۲)
میں بندہ ہوں ترا غریب   تو ہے مرا خدا عجیب   میں دُور ہوں تجھے قریب   میں مانگتا ہوں مجھے
تو ہی دوا۔ تو ہی طبیب   تو ہی مُحب۔ تو ہی حبیب   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۳)
زمین و آسماں کا نور   مکان و لامکاں سے دُور   ہمہ صفت ہمہ سرور   خدائے ذوالجلال طور
قبول کر دعا ضرور   مرے خدا مرے غفور   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۴)
معاف کر سزا مری   گنہ مرے جفا مری   قبول کر دعا مری   صدا و التجا مری
کہ بخشتا نہیں کوئی   سوا ترے خطا مری   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۵)
ہماری تو پکار سن   صدائے اشکبار سن   نوائے بیقرار سن   ندائے اضطرار سن
دعائے شرمسار سن   اے میرے غمگسار سن   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۶)
گنہ سے ہم کو دُور رکھ   دلوں کو پُر ز نور رکھ   نشے میں اپنے چور رکھ   ہمیشہ پُر سرور رکھ
نظر کرم کی ہم پہ تو   ضرور رکھ۔ ضرور رکھ   خدائے من۔ خدائے من   قبول کن دعائے من

(۷)
پڑھیں کلامِ حق بشوق   عبادتوں میں آئے ذوق   اتار غفلتوں کے طوق   اُڑیں فضا میں فوق فوق
یہ مسجدیں ہیں تیرے گھر   ہم ان میں جائیں جوق جوق   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۸)
ترقیاں مدام دے   مسرتوں کے جام دے   نجات کا پیام دے   کشوف دے۔ کلام دے
حیات دے۔ دوام دے   فلاح دے۔ مرام دے   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۹)
ہدایتیں۔ کرامتیں   حکومتیں۔ خلافتیں   شہادتیں۔ صداقتیں   نبوتیں۔ ولایتیں
بصیرتیں۔ درایتیں   لیاقتیں۔ سعادتیں   ملیں ہمیں خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۰)
بلندیاں خیال کی   ترقیاں کمال کی   تجلیاں جمال کی   فراخیاں نوال کی
بڑھوتیاں عیال کی   شجاعتیں رجال کی   بدہ بما خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۱)
دوائے دل شفائے دل   جلائے دل صفائے دل   وفائے دل بہائے دل   ہدائے دل ضیائے دل
مرا بدہ غذائے دل   مراد و مدعائے دل   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۲)
فنون دے علوم دے   فتوح دے رقوم دے   جو نسل بالعموم دے   وہ مہر و مہ نجوم دے
نئے مبایعین کا   ہر ایک جا ہجوم دے   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۳)
نوا، صدا، دعا، بکا   حیا، وفا، غنا، سخا   عطا، جزا، ہدیٰ، تقیٰ   فنا۔ بقا۔ لقا۔ رضا
مرے خدا مرے خدا   بدہ مرا۔ بدہ مرا   خدائے من۔ خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۴)
ترے وہ دیں کی خدمتیں   تری وہ خاص برکتیں   تری عجیب نصرتیں   تری لذیذ نعمتیں
تری لطیف جنتیں   غرض تری محبتیں   نصیب ہوں خدائے من   قبول کن دعائے من

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۵)
الٰہی عفو و مغفرت   خدایا قرب و معرفت   مناسبت مشابہت   مکالمت۔ مخاطبت
مطابقت موانست   ملیں ہمیں بعافیت   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۶)
یہ قلب پُر امید ہے   مسرتیں ہیں عید ہے   بشارت و نوید ہے   کہ خاتمہ سعید ہے
نہیں یہ کچھ عجب کہ تو   حمید ہے مجید ہے   خدائے من خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۷)
بیا بیا۔ نگار من   نگہ نگہ بہار من   پنہ پنہ حصار من   مدد مدد اے یار من
بر بہشتی مقبرہ   بنائے کن مزار من   خدائے من۔ خدائے من   قبول کن دعائے من

(۱۸)
درود مصطفیٰ پہ ہو   صلوٰۃ میرزا پہ ہو   سلام مقتدیٰ (ایدہ اللہ) پہ ہو   دعا ہر آشنا پہ ہو
جو اپنا کارساز ہے   توکل اس خدا پہ ہو   خدائے من۔ خدائے من   قبول کن دعائے من

آمین

بر۔ گود

نمائندگان مجلس مشاورت کی نسبت جماعتوں کے لئے ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ جماعتوں کی خدمت میں تاکیداً گزارش ہے کہ انتخاب نمائندگان کی اطلاع مندرجہ ذیل تصدیقوں کے ساتھ مجلس مشاورت سے ۱۵ دن قبل یعنی ۱۲ مارچ تک دفتر ہذا میں بالضرور پہنچا دیں۔ (۱) انتخاب باقاعدہ ہونے کی تصدیق جو امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی طرف سے ہو۔ جس میں درج ہو۔ کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے (جیسی صورت ہو) فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(۲) نمائندگان کے بقایا دار ہونے کی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

جب چاہیں روپیہ لے لیں۔ "امانت تحریک جدید" میں روپیہ جمع کرنے سے یہ فائدہ ہے۔ کہ آپ کو ثواب بھی ہوگا۔ کیونکہ سلسلہ کے لئے یہ [illegible] مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور آپکا جس قدر روپیہ جمع ہوگا۔ وہ جب آپ چاہیں گے مل جائے گا۔ پس آپ اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں جمع کرانا شروع کر دیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

۱۴ مارچ کو ہر جگہ جلسہ ہائے سیرۃ النبی پوری شان و شوکت سے منائے جائیں

تصحیح:۔ کل کے اخبار میں مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے کے حیدر آباد جانے کی خبر میں نام خلیل الرحمٰن سہواً لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح کر لیں۔

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تکرار فرمان کی حکمت

ایک دن صحابہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ الا انبئکم باکبر الکبائر ثلثا۔ کیا میں تمہیں بڑے سے بڑا گناہ نہ بتاؤں۔ آپ نے اس جملہ کو تین مرتبہ دوہرایا۔ صحابہ نے عرض کیا حضور فرمائیے۔ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ کہ دفعۃً اُٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا الا وقول الزور۔ جھوٹی شہادت۔ اسے برابر یہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے دل میں کہا۔ کہ آپ کو تکلیف نہ ہو تو بہتر ہو۔ لیتہ سکت۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا حاصل مطلب سمجھ لینا کافی ہوتا ہے جیسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ ہوتا ہے یہ ضروری نہیں۔ کہ اس کو اول تا آخر حفظ کیا جائے بلکہ اس کا مفہوم ذہن نشین کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بعض باتیں لفظاً یاد رکھنی پڑتی ہیں مثلاً ادعیہ ماثورہ۔ یا قرآن مجید کی چند سورتیں یا مکمل قرآن مجید۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک طریق گفتگو یہ بھی تھا۔ کہ آپ جس بات کے متعلق سمجھتے کہ یہ اہم بات ہے۔ تو آپ اس کے متعلق بار بار فرماتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اس بات کو اچھی طرح اپنے اذہان میں جگہ دیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ چنانچہ اس حدیث میں آپ نے الا وقول الزور کے جملہ کو اتنی دفعہ دوہرایا۔ کہ صحابہ کو خیال ہوا۔ کہ آپ کو تکلیف نہ ہو۔ اسی طرح آپ نے حجۃ الوداع کے خطبے کے آخر میں فرمایا۔ الا ھل بلغت۔ آپ نے اس خطبہ میں فرمایا۔ کہ تمہارے خون۔ تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے سے اس طرح محفوظ و مامون و مصئون و سلامت ہیں۔ جیسے تمہارا دن (یوم الحج) مقام (بیت الحرام) اور ذی الحجہ کا حرام مہینہ ہے۔ لا ترجعوا بعدی کفارا۔ دیکھنا میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ پھر دو بار فرمایا۔ الا ھل بلغت اے لوگو میں نے خدا کا پیغام تم کو پہونچا دیا ہے (۳) آپ اگر کسی صحابی کے ہاں تشریف لے جاتے۔ تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے۔ اگر اندر سے جواب نہ آتا۔ تو پھر آپ اس تحیۃ الاسلام کو تین بار دوہراتے۔ (۴) ایک مرتبہ حضور علیہ السلام مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اور صحابہ بھی موجود تھے۔ آپ یکدم بول اُٹھے۔ رغم انفہ۔ اس کی عزت خاک میں مل گئی صحابہ نے عرض کی حضور وہ کون ہے۔ آپ نے بغیر جواب دئیے پھر فرمایا رغم انفہ۔ اس کی عزت خاک میں مل گئی۔ صحابہ نے پھر عرض کی حضور وہ کون ہے۔ تیسری مرتبہ بھی آپ نے بغیر جواب دیئے یہی فقرہ ارشاد فرمایا۔ چوتھی مرتبہ حاضرین مجلس نے عرض کی۔ حضور وہ کون ہے ارشاد ہوا۔ وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا۔ اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لی (۵) ایک مرتبہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار تھے حضرت معاذ بن جبل آپ کے پیچھے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یا معاذ اے معاذ۔ معاذ نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک۔ حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ اور آپ کا خاکسار کو بلانا خاکسار کے لئے باعث سعادت ہے حضور علیہ السلام نے کچھ نہ فرمایا تھوڑی دور چل کر پھر فرمایا۔ یا معاذ۔ معاذ نے پھر جواب دیا۔ لبیک یا رسول اللہ وسعدیک۔ اسی طرح حضور نے تین مرتبہ فرمایا۔ چوتھی مرتبہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا (معاذ) تو جانتا ہے۔ کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے معاذ نے جواب دیا اللہ ورسولہ اعلم خدا اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حقوق خداوندی بندوں کے ذمہ یہ ہیں۔ کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرایا جائے اس کے احکام پر عمل کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ پھر فرمایا۔ کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے۔ تو معاذ نے کہا اللہ ورسولہ اعلم۔ تو حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا جب خدا کے بندے اس کے احکام پر عامل ہوتے ہیں۔ اور اس کے حکموں کو مانتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے (۵) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی بڑی مجلس میں تشریف لے جاتے تو دو۔ تین مرتبہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے پہلے اس کے شروع میں۔ پھر درمیان میں پھر آخر میں جا کر تا کہ سلام کی آواز تمام حاضرین تک پہونچ سکے۔

غرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تکرار فرمان کی بڑی غرض یہ تھی۔ کہ سننے والے اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ اور آپ ایک بات کو اس لئے بھی بار بار دوہراتے تھے۔ کہ سننے والا آپ کی بات کو سمجھ گئے ہیں۔ یا کہ نہیں۔ اور ان کے ذہن میں یہ بات قرار و مستحکم ہو گئی ہے۔ یا نہیں۔

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمدی کلرک ذوالکفل؟

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات حاجی محمد موسیٰ صاحب سائیکل مرچنٹ نیلہ گنبد لاہور

(بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان)

۱۔ بیعت کرنے سے چھ سات ماہ پہلے میں قادیان گیا۔ اسوقت میرے رشتہ داروں نے وہاں جانے کی سخت مخالفت کی تھی جب میں جانے سے نہ رکا۔ تب انہوں نے مجھ سے وعدہ لے لیا کہ میں قادیان جا کر مرزا صاحب کے گھر سے نہ تو کسی قسم کا کھانا کھاؤں اور نہ ہی بیعت کروں۔ اسوقت میرے ساتھ میری اہلیہ کے بھائی بھی تھے جن کا نام شہاب الدین تھا قادیان پہنچ کر میں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے ملا بعد میں حضور علیہ السلام کی زیارت بھی ہوئی۔ حضور سے مصافحہ کیا اور کچھ باتیں بھی کیں۔ جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے باعث یاد نہیں رہیں۔ تین نمازیں بھی حضور علیہ السلام کے ہمراہ مولوی عبدالکریم صاحب کی اقتداء میں پڑھیں۔ مجھ پر اسوقت حضور علیہ السلام کی راستبازی کا بڑا اثر پڑا گو میں نے اپنے رشتہ داروں سے وعدہ کرنے کی وجہ سے بیعت نہ کی۔ اسوقت حضور علیہ السلام کی صحبت کا جو اثر مجھ پر ہوا۔ اس کو دیکھ کر میرے نسبتی بھائی نے مجھ سے کہا بھی کہ آپ تو وعدہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور آپ کی حرکات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ضرور یہیں پھنس جائیں گے۔ کچھ گفتگو حافظ محمد ابراہیم صاحب سے بھی ہوئی۔ اس کا بھی مجھ پر خاص اثر ہوا لیکن اسوقت میں بغیر بیعت کئے ہی واپس چلا آیا۔

۲۔ چھ سات ماہ کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ عام لوگوں کے لئے آپ کی صداقت معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ آپ قسم کھا کر تحریر فرمائیں کہ آپ وہی مسیح موعود ہیں جن کی دنیا کو انتظار ہے۔ اسپر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لفافہ کی پشت پر تحریر فرمایا کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خاکسار مرزا غلام احمد بقلم خود۔ یہ خط جب لاہور پہنچا۔ تو مجھے منشی محبوب عالم صاحب نے آواز دیکر کہا کہ آپ کا خط آگیا ہے۔ میں وہ خط لیکر اپنے گھر کے اندر گیا۔ اور اپنے اہل وعیال کو صاف صاف کہہ دیا کہ میں اب بیعت کرنے لگا ہوں اگر کسی کو عذر ہو تو وہ اسوقت بیان کر دے یا وہ علیحدہ ہو جائے۔ چنانچہ میری بیوی اور بچوں نے اسی وقت بیعت منظور کر لی۔ اسپر میں نے سب کی طرف سے بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کے ایک ہفتہ بعد جب میں قادیان گیا اور حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ کہ آپ نے وہ حدیث پوری کی ہے جس میں آتا ہے کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر یہ کہا تھا کہ آپ خدا کی قسم کھا کر بتائیں کہ کیا آپ وہی رسول ہیں جس کا تورات میں وعدہ کیا گیا ہے۔ جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت قسم کھا کر بیان فرمایا کہ ہاں میں وہی ہوں۔ اسپر اس نے وہیں بیعت کر لی۔ اس دفعہ میں قادیان میں چند روز ٹھہرا۔ حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت بھی کی۔ اور جب حضور علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو میں بھی ہمراہ ہوتا تھا۔ حضور کی رفتار عام لوگوں سے کچھ تیز ہوتی تھی۔ ان ایام میں حضور علیہ السلام عموماً جنگل کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے۔ دوران قیام میں حضور علیہ السلام سے باتیں کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ مگر افسوس کہ وہ حافظہ میں محفوظ نہیں رہیں۔

۳۔ چند بار آمد و رفت ہو جانے کے بعد ایکدن میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میرا ارادہ نکاح ثانی کرنے کا ہے۔ ابھی میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ حضور دعا فرمائیں کہ حضور علیہ السلام نے معاً فرمایا۔ ہاں بہت مبارک ہے۔ میں دعا کرونگا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے دوسرا نکاح کیا۔ اور یہ رشتہ بہت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ میری یہ اہلیہ بڑی متقی اور موصیہ تھی۔ چنانچہ وہ اب بہشتی مقبرہ میں دفن ہے۔

۴۔ جب اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت حضور علیہ السلام نے بہشتی مقبرہ کی تجویز فرمائی تو اتفاق سے میں ان دنوں قادیان میں ہی تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو شخص اس قبرستان میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ جو اسکے باہر دفن ہو وہ بھی بہشتی ہو مگر جو اسمیں دفن ہوگا وہ ضرور بہشتی ہوگا۔ اسکے بعد حضور علیہ السلام نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا نقشہ آپ تجویز کریں۔ چنانچہ میں نے نقشہ بنا کر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ جس جگہ اب حضور علیہ السلام کی قبر مبارک ہے اسجگہ میری قبر ہو۔ اسپر حضور علیہ السلام نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت

پرکھنے کا ایک آسان طریق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بگڑی ہوئی دنیا کی اصلاح کے لئے دعوےٰ ماموریت فرمایا۔ تو ہر طرف سے آپکی مخالفت کی گئی۔ اور کفر والحاد کے فتوے جاری کئے گئے۔ اس کے مقابل اللہ تعالےٰ نے آپ کی صداقت وحقانیت کے بارش کی طرح دلائل ارضی وسماوی نازل فرمائے۔ جن سے طالبانِ حق نے فائدہ اٹھایا۔ اور سعید فطرت اٹھاتے چلے جائیں گے۔ ذیل میں ایک ایسی قسم کا نشانِ صداقت اور معیار حقانیت احباب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت اس کو بھی طالبانِ حق کے سامنے تبلیغ کرتے وقت پیش نظر رکھا کریں۔

ایک مدعی کے دعوےٰ پر بظاہر دونوں صورتوں کا امکان ہے۔ ممکن ہے وہ سچا ہو۔ اور ممکن ہے کہ شاید وہ اللہ تعالےٰ پر افترا کر رہا ہو۔ لیکن کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ جبکہ ایک چور چرائی ہوئی چیز کو کسی قاضی کے سامنے کسی صورت میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔ کہ مبادا میرا راز فاش ہوجائے۔ تو ایک مفتری یہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ میرے دعوے کے بارہ میں تم احکم الحاکمین اور عالم الغیب خدا کے حضور الحاح اور گریہ وزاری سے دعائیں کرکے دریافت کرلو۔ ایک مفتری علی اللہ تو کبھی بھی ایسی جرأت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ امر اس کے ڈھول کے پول کو کھولنے والا اور اس کی بطالت کو ظاہر کرنے والا ہے۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کو بار بار اس طریق فیصلہ کی طرف بھی آنے کی دعوت دیتے رہے ہیں۔

سو ذیل میں وہ طریق یعنی استخارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے مبارک الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔ تا طالبان حق فائدہ اٹھائیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اس جگہ یہ بھی بطور تبلیغ کے لکھتا ہوں۔ کہ حق کے طالب جو مؤاخذہ الٰہی سے ڈرتے ہیں۔ وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں سے بچیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈرایا ہے۔ ویسا ہی ڈرتے رہیں۔ اور ان کے فتووں کو دیکھ کر حیران نہ ہوجائیں۔ کیونکہ یہ فتوے کوئی نئی بات نہیں۔ اور اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعوےٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہوسکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کرکے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے۔ اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہوجائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین۔

یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتہ کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہوکر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے۔ اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے۔ اور پر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالےٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلی بغض و عناد سے دھو ڈال۔ اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کرکے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہوکر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کرکے اس قوی اور قدیر اور علیم ہادیٔ مطلق سے مدد چاہو۔ اور دیکھو کہ اب میں نے یہ روحانی تبلیغ بھی کردی ہے۔ آئندہ تمہیں اختیار ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ المبلغ غلام احمد عفی عنہ" (نشان آسمانی ۳۶ تا ۳۸)

علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی اس طریق فیصلہ کیطرف بالفاظ ذیل توجہ دلا چکے ہیں کہ "وہ لوگ جو سلسلہ احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے اگر خالی الذہن ہوکر صدق نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ کے حضور جھکیں۔ اور چالیس روز تک اس کے حضور یہ عاجزانہ دعا مانگیں۔ کہ وہ یہی راہ ان پر کھولدے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ خدا ان کی راہبری کرے گا۔ اور احمدیت کی سچائی ان پر ظاہر کردے گا۔" (اخبار الفضل مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

یہ ایسا طریق استخارہ ہے۔ کہ جس سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اب بھی جو لوگ ہدایت کے خواہاں ہیں۔ ان کو اس سے ضرور مستفید ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۰۴: منکہ ملک محمد حسین ولد ملک شیر بہادر خانصاحب قوم اعوان پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴۳-۱-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد اسوقت منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی آمدنی ہے مجھے صرف پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ والدین کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بعد میں میری کوئی جائیداد یا آمدنی پیدا ہوگئی۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی انجمن مذکور کو ادا کردوں گا۔ العبد ملک محمد حسین مولوی فاضل موصی دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد: حاجی محمد اسمعیل نائب صدر محلہ دارالبرکات گواہ شد ملک شیر بہادر خان والد موصی۔

نمبر ۶۴۰۶: منکہ امۃ القیوم زوجہ عبدالغفور بدوملوی قوم دھامی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴۳-۱-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے بنگاریاں طلائی ایک عدد۔ کلپ طلائی چار عدد۔ نکلس طلائی ایک عدد انگوٹھی طلائی چار عدد۔ کانٹے طلائی دو عدد سوئی طلائی ایک عدد۔ توڑے نقرئی دو عدد کل قیمت ۶۲۵/- روپے ہے۔ اس زیور میں میرا مہر مبلغ پانچ صد روپیہ شامل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں یعنے اسوقت ۶۲½ روپے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو آہستہ آہستہ ادا کردوں گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کے میرے ورثاء پابند ہوں گے۔ العبد امۃ القیوم موصیہ۔ گواہ شد عبدالحق خسر موصیہ۔ گواہ شد کریم بخش والد موصیہ۔

نمبر ۶۴۲۱: منکہ شمیم احمد ولد منشی کریم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ فوجی ملازمت۔ عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن دہلی حال قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴۳-۲-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۵۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد کیپٹن شمیم احمد ۱۳ الیف الیف رائفلز سکندر آباد۔ گواہ شد: مرزا مبارک احمد بیت الحمد۔ گواہ شد محمد انعام اللہ بقلم خود اکبری منزل۔

نمبر ۶۴۲۲: منکہ نصراللہ خاں ولد شمشاد علی خاں صاحب مرحوم۔ قوم راجپوت۔ پیشہ ملازمت فوجی عمر بیس سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کھلیور ڈاکخانہ خاص ضلع رہتک۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴۳-۲-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ میں برطانوی فوج میں بعہدہ لفٹنٹ ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ اس وقت ۴۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی اس آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور یہ رقم ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر آمد میں کوئی اضافہ ہوگا۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اسی طرح اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میں اس وقت سے قبل اپنی طرف سے وصیت کے حساب میں دوسو اسی روپے داخل کرچکا ہوں۔ العبد نصراللہ خاں گواہ شد علی محمد اجمیری کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ عزیز احمد بیت الظفر قادیان۔

نمبر ۶۴۲۳: منکہ خواجہ محمد گل مہاجر قادیانی ولد خواجہ محمد امین صاحب مرحوم قوم خواجہ پیشہ تجارت۔ عمر تقریباً انتالیس سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ تقریباً ایک کنال زمین سفید واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان دارالامان متصلہ مقام سیٹھی کرم الٰہی صاحب ولد سیٹھی غلام نبی صاحب مرحوم (۲) ایک مکان خام جس کا رقبہ ۶ مرلہ ۵۵ ہاتھ ہے۔ میرے برادر بزرگ خواجہ محمد سعید صاحب احمدی کے ساتھ مشترک ہے۔ جس میں نصف حصہ میرا اور نصف حصہ بھائی صاحب کا ہے۔ جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ جانب شمال حویلی حاجی عبدالرشید صنوال۔ جانب جنوب۔ زمین سفید مملوکہ خواجہ محمد سعید وخواجہ عبدالحی۔ جانب شرق مکان خواجہ فضل کریم وخواجہ حکم الدین۔ جانب غرب مکان ملک باز خان۔ یہ مکان خاص چکوال محلہ سبات کلاں ضلع جہلم میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اس متذکرہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں تجارت کرتا ہوں لہٰذا جو کچھ آمد مجھے تجارت سے ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو بفضل الٰہی تازیست ادا کرتا رہونگا اس کے علاوہ میری وفات پر اگر اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ خواجہ محمد گل مہاجر قادیان حال انارکلی لاہور گواہ شد۔ محمد عبدالخالق ٹھیکیدار موصی شیخ محمد روڈ لاہور گواہ شد عبدالغفور صوفی انگرشیل فورس فلیمنگ روڈ لاہور

مقامی جماعتیں مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء اور تدریجی بجٹ

قبل ازیں دو بار یہ اعلان کیا جاچکا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں پھر ان جماعتوں کے نام پڑھکر سنائے جائیں گے جن کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام حصہ آمد جلسہ سالانہ کا تدریجی بجٹ پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہٰذا عہدیداران مال اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس ہے

رپورٹ مساعی مجالس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش

شعبہ وقار عمل

مرکزی کارگزاری۔ بیرونی آٹھ مجالس کو بذریعہ خطوط باقاعدگی سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک اعلان بعنوان "رپورٹ کا صحیح طریق" الفضل میں شائع کرایا گیا۔ مجالس قادیان۔ دار الرحمت۔ ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا دار الفضل۔ چھ بار کام کیا۔ راستے صاف کئے گئے۔ بارش کا پانی نکالا گیا۔ دار البرکات۔ بارہ مرتبہ کام کیا گیا۔ دار السعتہ۔ نو مرتبہ کام کیا گیا۔ سڑک پر مٹی ڈالی گئی۔ ناصر آباد۔ مسجد کی چھت پر مٹی ڈالی گئی۔ کوئیں کی صفائی کیگئی۔ دار الانوار۔ بارش کا پانی نکالا گیا۔ گھاس کاٹی گئی۔ صدابرگ کے پودے کاٹے گئے۔ دو ایک سڑک صاف کی گئی۔ مسجد مبارک۔ صدابرگ کے پودے دو مرتبہ کاٹے گئے ایک دیوار کے گرنے سے مسدود راستہ کو صاف کیا گیا ایک مکان سے اسباب بوقت خطرہ نکالا گیا۔ اور ایک جگہ سے ملبہ اٹھایا گیا۔ مجالس بیرونی:۔ سونگھڑہ چار مرتبہ کام کیا گیا۔ حاضری ۷۵ % رہی۔ کل وقت آٹھ گھنٹے صرف ہوا۔ ۷۰ فٹ لمبا، ۱۰ فٹ چوڑا راستہ درست کیا گیا۔ ۱۲۹ فٹ لمبی اور ۲ فٹ چوڑی نالی صاف کی گئی ۴۰ فٹ لمبی نالی دو مرتبہ صاف کی گئی۔ ۳۲ فٹ لمبی اور ۲۱ فٹ چوڑی جگہ سے کانٹے اور پودے صاف کئے گئے اور ۴۵ فٹ لمبی نالی تیار کی گئی۔ سید انوالی۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ چک ۲۴۲ لائلپور۔ مسجد کی صفائی کیجاتی رہی اور ایک دفعہ لپائی کی گئی۔ سیالکوٹ۔ ایک گاؤں میں جاکر ایک غیر احمدی کے صحن کو مٹی ڈالکر ہموار کیا گیا۔ مانده جن (کشمیر) ۳۰ گز چوڑا پل تیار کیا گیا۔ سڑک درست کی گئی۔ جلسہ گاہ کی زمین ہموار کی گئی۔ ایک غسلخانہ غیر احمدیوں کے لئے بنایا گیا۔ کل تین بار کام ہوا۔

کرکی (پونا) مسجد کی صفائی کی گئی اور ایک نئی قابل گذرگاہ بنایا گیا۔ حیدر آباد دکن۔ صرف ایک مرتبہ کام کر کے ۱۵۰۰ مربع فٹ جگہ سے گھاس کاٹ کر صفائی کیگئی۔ آسنور (کشمیر) ایک نہر جس کا پانی گاؤں میں آتا تھا۔ وقار عمل کر کے درست کی گئی اور مسجد کی دیوار کی مرمت کی گئی۔ لاہور۔ دو روز کام کر کے دو گڑھے پُر کئے گئے اور مسجد احمدیہ کی مرمت کیگئی۔ کنڈ گھاٹ۔ چھ بار کام کیا گیا۔ پتھر اٹھائے گئے اور ایک پل کی مرمت کی گئی۔ کریام۔ ایک گلی کی مرمت کی گئی۔ چک ۹۹ شمالی۔ تین بار وقار عمل منایا گیا۔ ایک غیر احمدی کا ڈیرا اٹھانے میں مدد دی گئی۔ داتا زید کا۔ ایک مرتبہ کام کر کے بیس کرم لمبا راستہ صاف کیا گیا۔ چار گڑھے پُر کئے گئے۔ انبالہ شہر۔ تین بار کام کر کے مسجد کی صفائی کی گئی۔ حوض صاف کیا گیا اور فرش سے کائی صاف کیگئی۔ گوجرانوالہ۔ ایک روز کام کر کے ایک نشیب جگہ پر مٹی ڈالی گئی۔ گھٹیالیاں؟ گیمبرنگ۔ تین مرتبہ کام کر کے مسجد کے صحن کی صفائی کی گئی محلہ جات میں جھاڑو دیا گیا۔ ناصر آباد (سندھ) دو مرتبہ کام کیا گیا۔ ایک سو فٹ لمبا اور ایک فٹ گہرا گڑھا پُر کیا گیا۔ ۲۰۰ فٹ لمبا اور ۵۰ فٹ چوڑا راستہ درست کیا گیا۔ جسنور آباد (سندھ) چار بار کام کر کے جھاڑیاں صاف کی گئیں۔ ایک نالی کی صفائی کیگئی۔ ایک ۶۰۰ مکعب فٹ جگہ سے پانی نکالکر اسکی صفائی کی گئی۔ اور ۶۰۳ مکعب فٹ تالاب کی صفائی کی گئی۔ چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا۔ چار بار کام کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ صحن کے ارد گرد مٹی ڈالی گئی اور لکڑی کا ایک پل تیار کیا گیا۔ بھڑتھانوالہ۔ سولہ مرتبہ کام کر کے مسجد کی صفائی کی گئی۔ ایک رستہ درست کیا گیا۔ مسجد کی چھت کی مرمت کی گئی۔ اور ایک نالی کی صفائی کی گئی۔ اوڑا۔ پانچ مرتبہ کام کیا گیا۔ ۵۰۰ فٹ لمبی چھ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ مارچ۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات ہمارے بمباروں نے میونچ کے صنعتی کارخانوں پر شدید حملہ کیا۔ کچھ اور ہوائی جہازوں نے مغربی جرمنی کے کارخانوں کو اپنے بموں کا نشانہ بنایا اور دشمن کے سمندر میں بارودی سرنگیں بچھائیں۔ اس حملہ کے بعد ہمارے گیارہ ہوائی جہاز واپس نہیں آئے جرمنوں نے میونچ پر انگریزی بمباروں کا حملہ تسلیم کر لیا ہے۔

ماسکو ۱۰ مارچ۔ روسی فوجیں خارکوف کے جنوب اور جنوب مغرب میں جوابی حملے کر رہی ہیں۔ جرمنوں نے اس علاقہ میں جو زبردست حملہ شروع کیا تھا اسے اب روسی فوجوں نے مضبوطی سے روک لیا ہے۔ روسی فوجوں نے کراز سنڈور سے واپس لوٹتے ہوئے آٹھ شہروں کو خالی کیا ہے مگر اسی دوران میں انہوں نے بیس ہزار جرمن موت کے گھاٹ اتار دئے اور ۶۵۰ ٹینک برباد کر دئے۔ دوسری طرف روسی فوجیں آگے بڑھتی ہوئی ویازما کے قریب پہنچ رہی ہیں۔ جرمنوں نے ویازما سے ۶۰ میل شمال مغرب کی طرف ایک اور شہر کو خالی کر دیا ہے۔ کچھ اور روسی فوجیں جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جھیل المن کے علاقہ میں بھی دو طرف سے روسی فوج بڑھ رہی ہے۔

قاہرہ ۱۰ مارچ۔ ترکی کا ایک فوجی مشن حکومت برطانیہ کی دعوت پر مصر آیا ہے۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ جنوبی ٹیونیشیا میں مرات لائن پر اتحادی ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور اب جرمن فوجیں پیچھے ہٹتے ہوئے اسی مقام پر پہنچ گئی ہیں جس مقام سے انہوں نے حملہ کا آغاز کیا تھا۔ شمالی ٹیونیشیا میں اتحادی فوجیں جرمن حملوں کا منہ توڑ جواب دے رہی ہیں اور دشمن کی کمزور جگہوں کا پتہ لگانے کیلئے گشتی دستے ادھر ادھر چکر کاٹ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ سسلی پر دشمن کے ۱۹ جہازوں کو گرالیا گیا ہے۔ ان جہازوں کے گرانے کا کام امریکی بمباروں نے سرانجام دیا۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ کل ۹ مارچ کی رات انگریزی ہوائی جہازوں نے برما میں کامیاب حملہ کیا اور آدھ گھنٹہ تک بم برساتے رہے۔ ریلوے یارڈوں اور دشمن کے ٹھکانوں پر بم پھٹتے دیکھے گئے۔ جب ہمارے ہوائی جہاز واپس لوٹ رہے تھے تو انہوں نے ایک جگہ زور کی آگ بھڑکتی دیکھی۔ بیتھے ڈانگ سے شمال مشرق کیطرف جاپانی چوکیوں پر بھی ہمارے شکاری جہازوں نے حملہ کیا۔ ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آگئے۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ جنرل میکارتھر کے بمباروں نے کل صرف دیکھ بھال کیلئے دشمن کے علاقہ پر پرواز کی۔ تاہم نیو برٹن پر انکی کافی سرگرمی دیکھنے میں آئی جاپانی جہاز مقابلہ کیلئے آئے جن میں سے چار کو تو یقینی طور پر برباد کر دیا گیا اور خیال کیا جاتا ہے کہ ایک اور بھی ضائع ہو گیا ہوگا۔ نیوگنی میں ۲۶ جاپانی بمباروں نے ۱۲ شکاری جہازوں کے ساتھ ہمارے ایک ہوائی اڈے پر حملہ کیا مگر بہت معمولی نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی میں بجٹ پر بحث ختم ہو گئی۔ اسکے بعد تمام بجٹ بغیر کسی کمی کے اسی شکل میں پاس کر دیا گیا جس شکل میں فنانس ممبر نے پیش کیا تھا۔

بمبئی ۱۰ مارچ۔ ہندو مہا سبھا کے پریذیڈنٹ مسٹر ساورکر نے آج بمبئی میں مسٹر فلپس سے ملاقات کی۔

لاہور ۱۰ مارچ۔ چین کا تعلیمی وفد آج دہلی سے لاہور پہنچ گیا۔ یہ وفد لاہور میں تین دن قیام کرے گا۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ ۱۶ مارچ سے دہلی میں ایک نمائش ہو رہی ہے جسمیں یہ دکھایا جائیگا کہ خشکی، سمندر اور ہوا میں اتحادیوں کی طاقت دشمن کے مقابلہ میں کس قدر زیادہ ہے۔ یہ نمائش ہندوستان کے بعض اور شہروں میں بھی ہوگی۔

واشنگٹن ۹ مارچ۔ امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ نے ایک کانفرنس میں اعلان کیا کہ مغربی جمہوریتوں اور روس میں جنگ کے خاتمہ سے پہلے پہلے کوئی تسلی بخش سمجھوتہ نہ ہوا تو تیسری جنگ عظیم ناگزیر ہو جائیگی۔ امریکہ اور روس کے گہرے اور باعتبار معاہدہ کے بغیر اس بات کا خوفناک امکان ہے کہ روس اور جرمنی جلد یا بدیر الجھ جائینگے۔ ہمیں چین کیساتھ ایسا سلوک روا رکھنا چاہیئے کہ جہاں ہم اسے زیادہ سے زیادہ امداد دیں وہاں چین لوگوں کی روحانی فلاح و بہبودی کا خیال رکھیں۔

ماسکو ۹ مارچ۔ امریکی سفیر چند روز گذرے جب یہاں آئے تھے آپ نے اخبار نویسوں کی ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ میں جب سے یہاں آیا ہوں یہ دیکھنے کیلئے بیتاب رہا ہوں کہ روسی اخبار اس بات کو مان لیں کہ روس امریکہ سے ادھار پٹہ کے قانون کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ ریڈ کراس اور دوسری امدادی کمیٹی کی معرفت مادی امداد حاصل کر رہا ہے لیکن میں نے ابھی تک کوئی روسی اخبار نہیں دیکھا جس نے ایسا اعتراف کیا ہو جب ان سے پوچھا گیا کہ روسی حکام عوام کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ روس اتحادیوں سے کسقدر امداد حاصل کر رہا ہے۔ تو آپ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ وہ روس میں یا دو سمندر پار لوگوں کے دلوں میں یہ خیال بٹھا دینا چاہتے ہیں کہ روس تن تنہا لڑ رہا ہے۔

واشنگٹن ۹ مارچ۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے آج اعلان کیا کہ امریکن سفیر نے ماسکو میں جو بیان دیا ہے۔ اسکے متعلق امریکن گورنمنٹ سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ سفیر مذکور سے بذریعہ تار بیان کی کاپی مانگی گئی ہے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ جنوبی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز میں جنرل میکارتھر کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس رقبہ میں جاپان اپنے گذشتہ نقصانات اور شکستوں کی پرواہ کئے بغیر اپنی ہوائی فوجوں کی تعداد بڑھا رہا ہے۔ دشمن کے ہوائی جہاز اچھے ہیں۔ اسکی ہوائی طاقت کو نظرانداز کر دینا نہ صرف غلط ہوگا بلکہ خطرناک بھی۔ جاپان کی ہوائی طاقت کمزور نہیں ہوئی بلکہ معاملہ اسکے الٹ ہے۔ وزیر بحر نے کہا کہ بحر الکاہل میں امریکی آبدوزوں کی مہم نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ جاپانیوں کی سپلائی لائنیں کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔

ماسکو ۱۱ مارچ۔ سالنسک سے ۷۵ میل شمال مغرب کیطرف روسی فوجوں نے بائیل پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسری طرف روسی فوج ویازما

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر